

بارش کی سیاست!

ٹوکیو کی آبادی ایک کروڑ تیس لاکھ ہے۔ ایک حیرت انگیز شہر۔ دنیا کی سب سے ترقی یافتہ قوم کا دارالخلافہ۔ ہر طرف انتہائی خوبصورت عمارتیں اور کار و باری مراکز۔ یہ شہر بلکہ پورا جاپان دنیا کے کسی بھی ترقی یافتہ خط سے کم نہیں۔ بلکہ قدرے بہتر ہے۔ مگر زندگی سے بھر پور شہر کو قدرتی آفات سے محفوظ رکھنے کیلئے انسانی تاریخ کی ناقابل یقین مخت اور جدت شامل ہے۔ جاپانی قوم درحقیقت کیا ہے۔ اندازہ صرف اس تلخ ظلم سے لگا جائے۔ جو ایتم بم کی صورت میں اسکے دوہنستے بستے شہر کھا گیا۔ موت، بتاہی اور بیماری کو صرف بیس برس میں مات دیکر جاپان دوبارہ اپنے قدموں پر کھڑا تھا۔ اب تو ایسے لگتا ہے کہ ہیر و شیما اور ناگاساکی کو کبھی کوئی نقصان پہنچا ہی نہیں۔ جو قوم ایتم بم کی بتاہ کاری برداشت کر کے دوبارہ کھڑی ہو سکتی ہے، وہ کیا نہیں کر سکتی اور اس نے بعینہ یہ کر کے دکھایا ہے۔ ٹوکیو میں چند مہینے حد درجہ بارش ہوتی ہے۔ اندازہ لگائیں۔ تھوڑا سا قیافہ استعمال کجھے۔ دس انج، پندرہ انج، بیس انج یا شاہزادی میں انج سالانہ نہیں صاحب۔ ٹوکیو پر ہر سال، قدرت ساٹھ انچ بارش برساتی ہے۔ یہ 1500 ملی میٹر بُنٹی ہے۔ یہ اعداد پڑھے تو یوں لگا کہ نظریں دھوکا کھاری ہیں۔ مگر صحیح یہی ہے کہ ٹوکیو میں سالانہ پانچ فٹ بارش ہوتی ہے۔ تمام بارشیں اگست، ستمبر اور اکتوبر کے مہینے میں ہوتی ہیں۔ آگے کی بات بہت زیادہ اہم ہے۔ بارش کے فوراً بعد پورے شہر میں ایک انچ پانی کھڑا نہیں ہوتا۔ سڑکیں مکمل طور پر خشک رہتی ہیں۔ ہر طرح کی شہری زندگی جاری و ساری رہتی ہے۔ مرد، خواتین، بچیاں چھتریاں سر پر تان کر بڑے آرام سے پیدل چلتے نظر آتے ہیں۔ بارش کے فوراً بعد، پانی کا نام و نشان ختم ہو جاتا ہے۔ ایسے لگتا ہے کہ کوئی جن آیا اور پوری بارش کے پانی کو جھوولی میں سمیٹ کر واپس چلا گیا۔ یہ جن حقیقت میں موجود ہے اور وہ ہے جاپان کا پانچ فٹ بارش کے پانی کا زیر زمین نکاس۔ ایک ایسا نظام جو مکمل طور پر زمین کے نیچے ہے۔ اسے مقامی زبان میں کیسوکابے پروجیکٹ (Kasukabe) کہا جاتا ہے۔ 1992 میں شروع ہونے والا یہ حفاظتی نظام 2006 میں مکمل ہوا۔ دراصل اب یہ بارشوں کے تمام پانی کو انتہائی حفاظت سے اپنے اندر محفوظ کرتا ہے اور پھر اپنے نزدیکی دریا کے سپرد کر دیتا ہے۔ زمین سے پچاس میٹر گہری، چھ کلومیٹر طویل بہت بڑی بڑی سرنگیں ہیں۔ جن میں ساٹھ میٹر کے ستون موجود ہیں۔ تمام سرنگیں، پینیٹھ میٹر لمبے اور بیس میٹر چوڑے زمینی سوراخوں سے مسلک ہیں۔ تمام نظام خود کار ہے۔ پانی ایک بڑے ٹینک میں منتقل ہو جاتا ہے۔ جہاں تیرہ ہزار ہارس پاور کے پمپ نصب ہیں۔ یہ ایک سینکڑ میں دو سو ٹن پانی، ایوڈ و دریا میں اخراج کر دیتے ہیں۔ سال کے دس گیارہ مہینے یہ تمام سرنگیں اور تالاب مکمل طور پر خشک رہتے ہیں۔ پوری دنیا سے لاکھوں سیاح اس انسانی کار نامہ کو دیکھنے کیلئے آتے ہیں۔ پانی کے بغیر ساٹھ میٹر زیر زمین اوپر ستوں ایک تاریخی عبادت گاہ کی طرح نظر آتے ہیں۔ یہ تمام نظام انتہائی جدید ٹکنالوجی پر محضہ ہے۔ پانی کے ایک ایک قطرے کا حساب رکھا جاتا ہے۔ پانی کو دریا میں صرف اس وقت ڈالا جاتا ہے، جب اسکا کسی قسم کا استعمال نہ ہو سکے۔

2015 میں ٹوکیو میں حد درجہ خوفاک بارشیں ہوئیں۔ صرف دو دنوں میں پچاس سینٹھ میٹر بارش۔ 9 ستمبر کو 208 ملی میٹر اور دس

ستمبر کو 249 ملی میٹر۔ یہ اس درجہ خوفناک بارش تھی کہ پورے جاپان میں سیلا ب آگیا۔ قومی رضا کاروں نے ایک لاکھ انسانوں کو ہیلی کاپڑوں اور مختلف ذرائع سے محفوظ مقامات تک پہنچایا۔ اگر کوئی خاندان سیلا ب میں بچنے گیا ہے تو حکومت نے کھانا، دوائی، حفاظتی کش اور پانی وہاں خود پہنچایا۔ اس ہولناک سیلا ب کو اس کمال طریقے سے کنٹرول کیا گیا کہ انسانی زندگی کا ضیاع نہ ہونے کے برابر تھا۔ ٹوکیو اپنے حفاظتی نظام کی بدولت مکمل طور پر محفوظ رہا۔ مضافاتی علاقوں میں حکومت نے قدرتی آفت کو چند دنوں میں تسلیخ کر لیا۔ جاپانی حکومت اور ٹوکیو کے زیر زمین نظام سے سیکھنے کیلئے پوری دنیا سے محققین اور طالب علم آتے ہیں اور اپنے ملکوں میں جا کر اس نظام کو اپنے وسائل سے نقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بالکل اسی طرح پوری دنیا میں Rainwater Harvesting کا بھر پور نظام بھی کام کر رہا ہے۔ یہ بارشی پانی کو جمع کرنے کا ایک انتہائی ستا طریقہ ہے۔ تامل نادو، راجھستان، کرناٹکا تو خیر ہمارے ہمسائے ملک میں واقع ہیں۔ جہاں بارش کے پانی کو باقاعدہ اکٹھا کیا جاتا ہے۔ اسی طرح، اسرائیل، سری لنکا، ساؤ تھا افریقہ اور تھائی لینڈ میں بھی بارش کی ایک بوند محفوظ کی جاتی ہے۔ اب تو ٹاؤن پلانگ ونگ، کسی گھر کا نقشہ ہی پاس نہیں کرتے۔ جب تک اس میں بارش کے پانی کو محفوظ کرنے کا ٹینک موجود نہ ہو۔ Rainwater Harvesting نے ان ملکوں، علاقوں اور شہروں کی قسم تبدیل کر دی ہے۔ بارش وہاں بھی ہوتی ہے، تھوڑا بہت نقصان بھی ہوتا ہے۔ مگر پھر اس آبی طاقت کو محفوظ کر کے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ آپ یہ سکر ششد رہ جائیں گے کہ ترقی یافتہ ممالک میں بارش سے بجلی بنانے کے لاغداد پروجیکٹ موجود ہیں۔ ادھر پارش کا پانی آیا، ادھر جدید ترین ٹیکنالوجی کے ذریعے اضافی مفت بجلی حاصل ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ جاپان کا زیر زمین نظام اور واطر ہارو سٹنگ نظام سے بارش کو زحمت بننے سے بھر پور حد تک روک دیا گیا ہے۔ انسانی عقل، جدید سائنس اور ٹیکنالوجی نے عام انسانوں کی زندگی کو مزید محفوظ کر دیا ہے۔

اب آسیب ذدہ شہر کراچی کی طرف آتا ہوں۔ گزشتہ دن وہاں 223 ایم بارش ہوئی۔ یہاں مون سون کے دورانیے یعنی آج کل کے دنوں میں اوسط 15.77 انچ بارش ہوتی ہے۔ یعنی چھ انچ سے بھی کم۔ پچھلے ہفتے میں یقینی طور پر گزشتہ چھتیں برسوں کا ریکارڈ ٹوٹ گیا اور مجموعی طور پر 345 ملی میٹر بارش ہوئی۔ طالب علم نے جس ٹوکیو کی مثال دی تھی، وہاں سالانہ پندرہ سو ملی میٹر بارش ہوتی ہے۔ یہ جملہ دوبارہ لکھنے کی ضرورت اسی محسوس ہوئی کہ سنده کی حکومت جس طرح اپنی لاچاری اور بے بسی کا اظہار کر رہی ہے، وہ تو کئی ممالک کی بارش کے سامنے کچھ بھی نہیں ہے۔ شائد ایک تو انداونٹ کے مونہہ میں معمولی سازیرہ۔ خاکسار یہ عرض کرنا چاہتا ہے کہ کراچی میں بارش متوقع تھی اور قدرے غیر معمولی بھی تھی۔ مگر خدا کی قدرت نے کراچی پر عرصہ دراز سے حکومت کرنے والے لوگوں اور سیاسی جماعتوں کو برہنہ کر کے رکھ دیا ہے۔ ٹوکیو پر کراچی کے متعلق جو خبریں آتی ہیں اس میں لوگوں کی بے بسی تو قدرے عیاں ہے ہی، مگر سیاسی ادارکاروں کے چہروں پر سے غازہ بھی اتر چکا ہے۔ کیا ایم کیوا یم 1985 سے کراچی کی طاقتور ترین مالک نہیں تھی۔ کوئی ایسا حکومتی ادارہ بتائیے، جس میں لسانی بنیادوں پر عذاب کی حد تک مجرموں، قاتلوں، جرائم پیشہ افراد کو بھرتی نہ کیا گیا ہو۔ کسی بھی ادارے کا ناقاب اٹھا لیجئے۔ کیا کے ایم سی، کیا کے پی ٹوکیو، کیا کے ڈی اے اور کیا دیگر ادارے۔ لسانی جماعت نے وہ سب کچھ کیا، جو اسکے بس میں تھا۔ شادی گھروں کے ویٹر، دس برسوں میں

کھرب پتی بن گئے اور بڑے اطمینان سے ملک سے باہر منتقل ہو گئے۔ رکشے والے، رات توں رات لینڈ کروز را اور بنگلوں میں منتقل ہو گئے۔ جزل پرویز مشرف اور اس اسے پہلے نواز شریف کے دور میں کسی کی جرات نہیں تھی کہ ایم کیو ایم پرانگی اٹھانے کی جرات کر سکے۔ مگر اس لسانی جماعت نے تمام اقتصادی اور انتظامی طاقت ہونے کے باوجود کراچی میں پانی کے نکاس کا کوئی جدید نظام نہیں بنایا۔ یہ اپنے خلاف بات کرنے والے کو بوری تو بنا دیتے تھے۔ مگر کراچی میں بارش اور سیورج کے نظام میں کسی قسم کی کوئی ثبت تبدیلی لانے میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتے تھے۔ اب کہ جب، ایم کیو ایم کی قیادت کا سورج غروب ہو چکا ہے۔ تو وہ کسی قسم کی غلطی کی ذمہ داری لینے کو تیار نہیں ہے۔ کراچی میر کو جیل سے منتخب کیا گیا تھا۔ انکی باتیں سننے، تو ایسے لگتا ہے کہ پوری عمر کسی مسجد کی امامت میں مصروف رہے ہیں۔ لسانی پارٹی کی اعلیٰ قیادت میں ہونے کے باوجود، انہوں نے کبھی یہ گوہ رافشانی نہیں کی کہ ہم لوگ پورے کراچی کے بے تاج بادشاہ رہے ہیں۔ ہم نے اپنے دور میں کراچی کے سیورج اور پانی کے نکاس پر کوئی خاطر خواہ کام نہیں کیا۔ آج بھی ایم کیو ایم کراچی میں بارش پر صرف اور صرف سیاست کر رہی ہے۔ انکی زبان پر ایک ہی لفظ ہے۔ اور وہ ہے امداد، پیسہ اور پیسہ۔ پیلز پارٹی کم از کم اس معاملے میں صرف ایک سوال تو ٹھیک پوچھتی ہے کہ پہلے ان اربوں روپوں کا حساب تو دیجئے جو آپ کو کچھ عرصہ پہلے دیے گئے ہیں۔ بارہ برس سے سندھ کی حکومت بھی اس معاملہ کو حل کرنے میں سنبھال دکھائی نہیں دیتی۔ مراد علی شاہ تو صرف مہرہ ہے، اسکے پیچھے بیٹھے ہوئے گرگ جہاں دیدہ مکمل طور پر مطمئن ہیں اور ہیرے جواہرات سے مزین چین کی بانسری بجارتے ہیں۔ نتیجہ بالکل سامنے ہے کہ کراچی مکمل طور پر ڈوب چکا ہے۔ لوگ کیڑے مکوڑوں کی طرح مر رہے ہیں۔ چیف جسٹس بالکل درست کہہ رہے ہیں کہ کراچی اور سندھ میں حکومت نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ کیا ان سیاسی قزاقوں سے نہیں پوچھنا چاہیے کہ آپ نے کراچی کو اس حال میں کیسے پہنچایا۔ مگر اگر پوچھیں گے تو اٹھارویں ترمیم خطرے میں آجائیگی۔ دوسرا، لسانی پارٹی ناراض ہو جائیگی۔ گزارش ہے کہ کراچی کوئو کی طرح نکسی کا نظام دینا مہنگا سہی مگر کیا یہ واقعی ضروری نہیں ہے۔ اسے بھی جانے دیجئے۔ کیا پانی کی ہارو سٹنگ، اب لازم نہیں ہے۔ پر صاحبان، کچھ نہیں ہو گا۔ یہ لوگ پانی میں پکوان تلتے رہیں گے۔ بارش پر سیاست ہوتی رہیگی۔ صرف اور صرف پیسے کی سیاست!

راوِ منظر حیات